35واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

پیر 5 مارچ 2012

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*2556: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ، لاہور میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار کی کتنی پوسٹوں پر بھرتی کی گئی؟

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان اسامیوں پر بھرتی کے لئے کتنے افراد نے درخواستیں دیں ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بیان کریں؟

(د) اگر بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے والے ملازمین کے نام، عہدہ گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ جن افراد کو ان پوسٹوں پر بھرتی کیا گیا ہے، ان سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار افراد کو نظر انداز کر کے ان کو بھرتی کیا گیا ہے؟

(و) کیا حکومت غیر قانونی بھرتی کی تحقیقات کروانے اور حق دار افراد کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 23 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کالج میں کل 27 پوسٹوں پر بھرتی ہوئی جن میں ایک پروفیسر، 6 ایسوسی ایٹ پروفیسر اور 20 اسسٹنٹ پروفیسرز کی اسامیاں شامل ہیں- تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے- مذکورہ ادارہ میں سینئر رجسٹرار کی کوئی پوسٹ منظور شدہ نہ ہے-

(ب) یکم جنوری 2007 سے آج تک پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کالج میں کل 27 افراد کو بھرتی کیا گیا جن کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کالج میں کل 27 پوسٹوں پر بھرتی کے لئے 83 افراد نے درخواستیں دیں جن کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) میرٹ لسٹ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میرٹ بنانے والے افراد کے نام، عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہیں۔

I) ڈاکٹر محمد اقبال، پروفیسر آف سرجری	گریڈ 20
ii) ڈاکٹر عبدالحئی، ایسوسی ایٹ پروفیسر اپتھلمالوجی	گریڈ 19
iii) ڈاکٹر الطاف قادر خان، ایسوسی ایٹ پروفیسر سائیکاٹری	گریڈ 19

(ہ) یہ درست نہ ہے۔

(و) ادارہ ہذا میں ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر کی گئی، بغیر میرٹ اور قواعد و ضوابط کے برعکس کوئی بھرتی نہ کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)

علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*2557: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار کی کتنی پوسٹوں پر بھرتی کی گئی؟

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان اسامیوں پر بھرتی کے لئے کتنے افراد نے درخواستیں دیں ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بیان کریں؟

(د)اگر بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ جن افراد کو ان پوسٹوں پر بھرتی کیا گیا ہے، ان سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار افراد کو نظر انداز کر کے ان کو بھرتی کیا گیا ہے؟

(و) کیا حکومت غیر قانونی بھرتی کی تحقیقات کروانے اور حق دار افراد کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 23 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں کل 100 پوسٹوں پر بھرتی ہوئی جن میں 5 ایسوسی ایٹ پروفیسر، 18 اسسٹنٹ پروفیسرز اور 77 سینئر رجسٹرارز کی اسامیاں شامل ہیں۔ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2007 سے آج تک علامہ اقبال میڈیکل کالج میں کل 100 افراد کو بھرتی کیا گیا جن کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، پتہ جات اور تجربہ کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ادارہ میں کل 100 پوسٹوں پر بھرتی ہوئی جبکہ 324 افراد نے درخواستیں دیں جن کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) میرٹ لسٹ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میرٹ بنانے والے افراد کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل "ہ" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔

(و)ادارہ ہذا میں ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر کی گئی، بغیر میرٹ اور قواعد وضوابط کے برعکس کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2مارچ 2012)

پنجاب میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3150: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کل کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں؟

(ب) سال 2008 میں پنجاب میں کتنی نئی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا؟

(ج) پنجاب میں سال 2008 میں لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنا کتنا ٹارگٹ حاصل کیا، تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 3 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 28 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب کے 35 اضلاع میں اس وقت 45747 لیڈی ہیلتھ ورکرز لوگوں کو انکے گھر کی دہلیز پر خاندانی منصوبہ بندی و بنیادی صحت کی خدمات بہم پہنچا رہی ہیں۔

(ب) پنجاب میں سال 2008 میں 2241 لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا۔

(ج) لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنے (Covered Area) میں مندرجہ ذیل اہداف حاصل کیے۔

*خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے والوں کی شرح جو کہ 2007 میں 42% تھی بڑھ کر 2008 میں 43% ہو گئی۔

*ماؤں کی شرح اموات جو کہ 2007 میں ایک لاکھ زندہ پیدائش پر 141 تھی کم ہو کر 2008 میں ایک لاکھ زندہ پیدائش پر 140 ہو گئی۔

*ایک سال سے کم عمر بچوں کی شرح اموات جو کہ 2007 میں ایک ہزار زندہ پیدائش پر 44 تھی کم ہو کر 2008 میں ایک ہزار زندہ پیدائش پر 37 ہو گئی۔

*حاملہ ماؤں کو تشنج کے حفاظتی ٹیکوں کا کورس مکمل کرنے کی شرح جو کہ 2007 میں 90% تھی بڑھ کر 2008 میں 91% ہو گئی۔

*بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کی شرح جو کہ 2007 میں 93% تھی بڑھ کر 2008 میں 94% ہو گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

لاہور کے ہسپتالوں میں پوسٹ مارٹم کی سہولیات کی تفصیلات

*3464: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے کن ہسپتالوں میں پوسٹ مارٹم کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے جن ہسپتالوں میں پوسٹ مارٹم کی سہولت ہے، انہیں مختلف زونوں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو کم مشکلات در پیش ہوں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن ہسپتالوں میں پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے ان میں تھانوں کی حدود مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ تھانوں کی تعداد بھی مقرر کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 16 مئی 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) لاہور میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی / میو ہسپتال لاہور اور علامہ اقبال میڈیکل کالج / جناح ہسپتال لاہور کے شعبہ جات طب شرعی میں ضلعی لاہور کے متعلقہ کیسز کے پوسٹ مارٹم کی سہولت موجود ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں جن دو مقامات پر پوسٹ مارٹم کی سہولت موجود ہے انہیں دو زونوں میں تقسیم کیا گیا تاکہ لوگوں کو کم مشکلات پیش ہوں۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا جن دو مقامات پر پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے ان میں تھانوں کی حدود اور تعداد مقرر کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)

ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*3910: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کس کس گریڈ کی ہیں؟

(ب) ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(ج) خاص کر گائنی کی اسامیاں کب سے خالی ہیں، کیا حکومت یہ اسامیاں جلد از جلد پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں 17، 18 اور 19 سکیل کی ہیں۔

(ب) میڈیکل آفیسرز کی خالی اسامیوں کو بذریعہ PPSC پُر کیا جا رہا ہے۔ خالی اسامیوں کی تفصیل محکمہ صحت کو بھیج دی گئی ہے۔

(ج) ایضًا

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں موجود طبی مشینری و دیگر تفصیلات

*3917: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں کون کون سی طبی مشینری ہے؟
(ب)اس ہسپتال میں مریضوں کے ٹیسٹ کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟
(ج)اس ہسپتال کو کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے؟
(د)موجودہ مشینری میں کون کون سی مشین کب سے بند پڑی ہے،اس کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟
(ہ)کیا حکومت بند مشینری کو چالو کرنے اور اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق مزید طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا میں موجود طبی مشینری کی تفصیلی فہرست "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب)ہسپتال ہذا میں مریضوں کے ٹیسٹوں کیلئے ایکسرے،ای سی جی،الٹراساؤنڈ،مائیکرو ویب سینٹری فیوجنگ مشین موجود ہیں۔
(ج)ہسپتال ہذا میں الیکٹرو کارڈیک مانیٹر،ڈائیلسز مشین،آپریشن لائیٹ ،الٹراساؤنڈ وانستھزیا مشین موجود ہیں۔
(د)کوئی بھی مشینری بند نہ پڑی ہے سبھی مشینیں استعمال میں ہیں۔

(ہ)جی ہاں!ہسپتال کی ضرورت کے مطابق مشینری موجود ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)</u>

<u>ڈرگ کے نمونہ جات کی رپورٹ میں تاخیر کی تفصیلات</u>

*3999:چودھری محمد اسد اللہ : <u>کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) کیایہ درست ہے کہ ڈرگ ایکٹ 1976 کی رو سے ڈرگ کے نمونہ جات وصول ہونے کے بعد ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کا 60 دن کے اندر رپورٹ کرنا لازمی ہے اگر ہاں تو کیا یہ مدت زیادہ نہ ہے اور حکومت اسے مذکورہ ایکٹ میں ترمیم کرواکر کم کرنے کے لئے تیار ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ عموماً لیبارٹری ٹیسٹ کی رپورٹ میں تاخیر ہو جاتی ہے جس سے مریضوں کو ادویات کی فراہمی نہیں کی جا سکتی، اگر ہاں تو اس کے حل کے لئے حکومت کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 27 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 12 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ بات درست ہے کہ ڈرگ ٹیسٹنگ ایکٹ 1976 کے سیکشن بائیس (22) کی رو سے ٹیسٹنگ لیبارٹری سیمپل (نمونہ) وصول ہونے کے 60 دن کے اندر اندر اس کی رپورٹ کرنے کی پابند ہے، یہ مدت زیادہ نہ ہے کیونکہ دوائی کے تجزیہ کے آفیشل طریقہ کار کے مطابق یہ مدت انتہائی ضروری ہے لیکن بعض اوقات کچھ ادویات کا مائیکرو بائیولوجیکل تجزیہ کیلئے اس سے زیادہ وقت بھی لگ سکتا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کی رپورٹ میں تاخیر کی وجہ سے مریضوں کو ادویات کی سپلائی میں مشکل ہو جاتی ہے، کیونکہ ہسپتال میں مناسب مقدار میں ادویات موجود ہوتی ہیں۔ جس وقت نئی سپلائی کیلئے آرڈر دیئے جاتے ہیں ان ادویات کے نمونے تجزیے کیلئے لیبارٹری بھیجے جاتے ہیں۔ تمام ہسپتال اس بات کے پابند ہیں کہ وہ کسی بھی میڈیسن کی سپلائی کا آرڈر اس وقت دے دیں جب ان کے پاس تقریباً تین ماہ کی ضروریات پورا کرنے کا سٹاک موجود ہو۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)</u>

سرکاری سطح پر ادویات خریدنے کا طریقہ کار

***4000: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) محکمہ صحت میں ادویات خریدنے کا کوئی طریقہ کار مقرر ہے اگر ہاں تو کیا؟

(ب) کیا خریدی گئی ادویات ضلع میں ہسپتال میں سٹور کی جاتی ہیں اگر ہاں تو کیا مذکورہ سٹور ایئر کنڈیشنڈ ہوتے ہیں؟

(ج) کیا ادویات کی پے منٹ ڈرگ کی رپورٹ آنے کے بعد کی جاتی ہے یا پہلے نیز پے منٹ کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 27 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 12 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! محکمہ صحت ادویات خریدنے کے لئے پنجاب پرچیز مینول میں وضع کردہ قوانین اور طریقہ کار پر سختی سے کاربند ہے، پرچیز مینول میں وضع کردہ طریقہ کار کا خلاصہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) خریدی گئی ادویات متعلقہ ضلع کے ہسپتال میں سٹور کی جاتی ہیں، مگر عمومی طور پر ضلع کے ہسپتالوں میں

سٹور ائیر کنڈیشنڈ نہیں ہوتے۔ تاہم Temperature Sensitive ادویات کو مناسب درجہ حرارت پر رکھنے کی ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

(ج) محکمہ صحت ادویات کی خریداری کے سلسلے میں صوبائی سطح پر ادویات بنانے والی اور سپلائی کرنے والی فرمز کے ساتھ پنجاب پرچیز مینول کے مطابق ریٹ کنٹریکٹ کرتا ہے، جسے پورے صوبے کے اضلاع میں سرکولیٹ کر دیا جاتا ہے۔ متعلقہ ضلعی حکومتیں ریٹ کنٹریکٹ کے مطابق پرچیز آرڈر ایشو کرتی ہیں اور بعد ازاں پیمنٹ کرتی ہیں۔ محکمہ صحت کسی بھی ضلعی حکومت کے لئے نہ ہی پرچیز آرڈر ایشو کرتا ہے اور نہ ہی پیمنٹ کرتا ہے، البتہ مروجہ طریقہ کار

کے مطابق ادویات کی خریداری کی بابت پے منٹ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کی رپورٹ آنے کے بعد کی جاتی ہے، Financial Rules کے مطابق 500 سے زیادہ کی پے منٹ بذریعہ Cross Cheque یا Pay order کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹس کی تفصیلات

*4055: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے کن سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ موجود ہیں؟

(ب) کیا موجودہ حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد لاہور میں کوئی نیا برن یونٹ قائم کیا گیا ہے اگر ہاں تو کب اور کہاں؟

(ج) یکم جنوری 2008 سے لے کر آج تک جلنے کے کتنے مریض سروسز ہسپتال میں لائے گئے، کتنے صحت یاب ہوئے، کتنے جاں بحق ہوئے اور کتنے ابھی زیر علاج ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(د) جلے ہوئے مریضوں کو حکومت کی طرف سے کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) لاہور میں میو ہسپتال میں برن یونٹ موجود ہے اور جناح ہسپتال لاہور میں جدید اور مثالی برن یونٹ زیر تعمیر ہے اور بہت جلد مکمل ہو جائے گا جو کہ 65 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں تمام سہولتیں موجود ہیں۔

(ب) موجود حکومت ہی لاہور کے جناح ہسپتال میں برن یونٹ کو جلد مکمل کروا رہی ہے جو کہ زیر تعمیر ہے۔

(ج)لاہور کے سروسز ہسپتال میں 210 جلے ہوئے مریضوں کو لایا گیا ان میں 176 مریضوں کو فوری طور پر طبی امداد دے کر فارغ کر دیا گیا ہے۔ 34 مریضوں کو داخل کیا گیا جن میں سے 7 کی اموات ہوئی، باقی صحت یاب ہوئے۔

(د) جلے ہوئے مریضوں کو تمام طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور اگر جلے ہوئے مریض کو پلاسٹک سرجری کی ضرورت ہو تو اس کی پلاسٹک سرجری بھی کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)

اخبارات میں حکیموں و ہومیوپیتھک ڈاکٹرز کی جانب سے دیئے جانے والے اشتہارات کی تفصیلات

*4056: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام اخبارات کے اتوار کو شائع ہونے والے میگزینز میں مختلف حکیموں اور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی جانب سے بڑے بڑے متاثر کن اشتہارات شائع کروائے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان حکیموں اور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی اسناد کو چیک بھی کیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو ادویات اشتہارات کے ذریعے فروخت کرنے کے لئے پیش کی جاتی ہیں، ان کا محکمہ صحت لیبارٹری ٹیسٹ کرواتا ہے اگر ہاں تو مضر صحت ادویات بنانے اور فروخت کرنے والے افراد کو کس قانون کے تحت کیا سزا دی جاتی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(د) کیا صوبہ پنجاب میں کوئی بھی شخص ادویات بنا کر اشتہارات کے ذریعے انہیں فروخت کر سکتا ہے؟

(ہ) مضر صحت ادویات بنانے اور اشتہارت کے ذریعے فروخت کرنے والوں کے خلاف حکومت کیا حکمت عملی بنا رہی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) بعض میگزینز میں مختلف حکیموں اور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی جانب سے اشتہارات شائع کروائے جاتے ہیں۔

(ب) حکیموں اور ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی اسناد چیک کرنے کا صوبائی محکمہ صحت کے پاس کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔

(ج) اگر یونانی ہربل یا ہومیوپیتھک ادویات کے بارے میں یہ شکایت آئے کہ ان میں ایلوپیتھک ادویات کے اجزاء استعمال کئے جا رہے ہیں تو ان کے نمونہ جات تجزیہ کیلئے ڈرگز ٹیسٹنگ لیبارٹری بھجوائے جاتے ہیں، اگر لیبارٹری سے اس امر کی تصدیق ہو جائے تو یہ ادویات بنانے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف ڈرگز ایکٹ 1976ء کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس جرم کی سزا کم از کم تین سال اور زیادہ سے زیادہ دس سال اور ایک لاکھ روپے جرمانہ ہے۔

(د) ادویات کو اشتہارات کے ذریعہ فروخت کرنے کیلئے وفاقی وزارت، صحت کا اجازت نامہ لازمی ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے صوبہ کے تمام ڈرگز انسپکٹروں PEMRA اور ڈائریکٹر جنرل پبلک ریلیشنز پنجاب کو غیر قانونی اشتہارات روکنے کیلئے قانونی کارروائی عمل میں لانے کی ہدایات دی ہیں، اور اس غیر قانونی کام میں ملوث لوگوں کے خلاف ڈرگز ایکٹ 1976ء کی دفعہ 24 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ (کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔)

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*4062: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی؟

(ب) آج تک اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) کتنی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس بلڈنگ کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کی شکایات پائی گئی ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی تعمیر میں ایک خطیر رقم خورد برد کرنے کا انکشاف بھی ہوا ہے؟

(و) کیا حکومت نے ناقص تعمیرات کرنے اور خطیر رقم خورد برد کرنے کی انکوائری کروائی ہے، اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر مورخہ 05-09-26 کو شروع ہوئی۔

(ب) اس کی تعمیر پر 732.320 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) اس بلڈنگ پر 97% کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت کے علم میں ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے ٹھیکیداروں کو ادائیگی ان کے کام کے مطابق کی گئی ہے، البتہ اس بارے میں محکمہ اینٹی کرپشن نے انکوائری کی ہے۔

(و)انکوائری سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے مکمل کر دی ہے اور ذمہ داروں کو سزا دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4069: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے وارڈز پر مشتمل ہے ہر وارڈ میں کتنے بیڈز ہیں اور یہ ہسپتال کتنے بیڈز کا ہے؟

(ج) اس ہسپتال کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی تھی؟

(د) ان سالوں کے دوران ہسپتال ہذا میں کون کون سی تعمیرات ہوئیں ان پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس عرصہ کے دوران ہسپتال ہذا میں کوئی نیا وارڈ بنایا گیا تو اس کی تخمینہ لاگت بتائیں؟

(و) حکومت اس ہسپتال میں مزید کتنے وارڈ کتنے بیڈز کے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 31 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ 47 ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔

(ب) یہ ہسپتال 400 بیڈز پر مشتمل ہے، وارڈز اور بیڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام وارڈ	تعداد بیڈز
1	میڈیکل وارڈز (مردانہ و زنانہ)	40 بیڈز
2	سرجیکل وارڈز (مردانہ و زنانہ)	60 بیڈز

3	گائنی وارڈ و میٹرنٹی وارڈ	25بیڈز
4	ای۔این۔ٹی وارڈ	25بیڈز
5	آئی وارڈ	25بیڈز
6	چلڈرن وارڈ	50بیڈز
7	سکائٹیری وارڈ	20بیڈز
8	ٹی۔بی وارڈ	36بیڈز
9	کارڈیالوجی وارڈ	20بیڈز
10	فیملی وارڈ	32بیڈز
11	ایمرجنسی	13بیڈز
12	نیورو وارڈ	20بیڈز
13	آرتھو وارڈ	20بیڈز
14	برن یونٹ	14بیڈز

(ج)ہسپتال ہذا کو ان سالوں میں یہ رقم فراہم کی گئی۔

سال	رقم
2007-08	10,22,40,000/-روپے
2008-09	13,27,26,000/-روپے

(د)ان سالوں کے دوران ہسپتال میں کوئی تعمیر نہیں ہوئی۔

(ہ)اس عرصہ کے دوران ہسپتال ہذا میں کوئی نیا وارڈ نہیں بنایا گیا۔

(و)حکومت ہسپتال ہذا میں مندرجہ ذیل وارڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

نمبر شمار	نام وارڈ	تعداد بیڈز
1	ICUوارڈ	06بیڈز
2	یورالوجی وارڈ	20بیڈز

3	برن یونٹ	12بیڈز
4	ڈائیلیسز یونٹ	06بیڈز
5	کارڈیالوجی CCU	10بیڈز

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کی تفصیلات

*4317: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دی پنجاب پیور فوڈ ایکٹ 2009، کے تحت ملاوٹ کرنے والوں کے لئے سزا مقرر کی گئی تھی، اگر ہاں تو کتنی ہر کیٹیگری کی علیٰحدہ علیٰحدہ بتائی جائے ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ قانون پر عمل درآمد کرانے والے اپنے فرائض صحیح طور پر انجام نہیں دے رہے جس کے باعث ملاوٹ کا دھندا زوروں پر ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عدالت عظمیٰ نے حال ہی میں ایک فیصلہ کے ذریعہ حکومت کو ہدایت جاری کی ہے کہ مذکورہ ایکٹ میں بیان کی گئی سزا ناکافی ہے اور اسے بڑھایا جائے تاکہ اس گھناؤنے جرم پر قابو پایا جاسکے نیز قانون پر عمل درآمد کرانے والے عملہ کو activate کیا جائے ؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ایکٹ میں عدالت عظمیٰ کے فیصلہ کی روشنی میں ضروری ترامیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 24 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 8 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960ء کی دفعہ 23 میں ملاوٹ کرنے والوں کیلئے سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) مذکورہ قانون پر عمل درآمد کرانے کیلئے پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960ء کی دفعہ 15 کے تحت یہ ڈیوٹی لوکل اتھارٹی کی ہے۔

(ج) محکمہ صحت سے متعلقہ نہ ہے۔

(د) محکمہ صحت سے متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)

ڈاکٹرز کی ترقیوں کی تفصیلات

*4610: انجینیر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت پنجاب میں گریڈ سترہ میں بھرتی ہونے والے ایم بی بی ایس ڈاکٹرز کو گریڈ اٹھارہ میں ریگولر ترقی کے لئے اوسطاً کتنے سال کا عرصہ لگتا ہے؟

(ب) محکمہ صحت پنجاب میں ایسے ایم بی بی ایس ڈاکٹرز کی تعداد کتنی ہے جنہیں گریڈ سترہ میں کام کرتے ہوئے دس سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور ان کی گریڈ اٹھارہ میں ریگولر ترقی نہیں ہو سکی؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت پنجاب میں سروس رولز کے مطابق گریڈ سترہ میں بھرتی ہونے والے ایم بی بی ایس ڈاکٹرز کو گریڈ اٹھارہ میں ریگولر ترقی کے لئے کم از کم پانچ سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

(ب)اس وقت محکمہ صحت پنجاب میں 577 کے لگ بھگ ایم بی بی ایس ڈاکٹرز جنہیں گریڈ 17 میں کام کرتے ہوئے دس یااس سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ محکمہ صحت کو درکار کاغذات مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ ڈاکٹرز کی گریڈ 18 میں ترقی نہ ہو سکی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

گوجرانوالہ، بی ایچ یو گرمولہ ورکاں کی تفصیلات

*4630: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بی ایچ یو گرمولہ ورکاں (نوشہرہ ورکاں) ضلع گوجرانوالہ کب تعمیر کیا گیا؟

(ب) اس بی ایچ یو میں کتنی بلڈنگز ہیں؟

(ج) اس بی ایچ یو میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور ڈومی سائل بتائیں؟

(د) اس بی ایچ یو کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(ہ) ان سالوں کے دوران اس بی ایچ یو کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(و) اس بی ایچ یو میں کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ز) اس بی ایچ یو میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) BHU گرمولاورکاں 91-1990 میں تعمیر ہوا۔

(ب) BHU کی بلڈنگ سات کمروں پر مشتمل ہے، ڈاکٹر کی رہائش موجود ہے، پیرامیڈیکل سٹاف کے لئے 4 رہائشی کوارٹر درجہ چہارم کی رہائش کے لئے 3 رہائشی کوارٹر موجود ہیں۔

(ج) اس BHU میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور ڈومیسائل کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ شہزاد احمد،BS-17SH&NSڈومیسائل گوجرانوالہ

2۔ فوزیہ رشیدBPS-9LHVڈومیسائل گوجرانوالہ

3۔ محمد اسلم ورک، ویکسینٹر6-BPSڈومیسائل گوجرانوالہ

4۔ محمود رضا ڈسپنسر،6-BPS ڈومیسائل گوجرانوالہ

5۔ عبدالرزاق سینٹری انسپکٹر،8-BPS ڈومیسائل گوجرانوالہ

6۔ یٰسمین خورشید، مڈوائف4-BSڈومسائل شیخوپورہ

7۔ نسیم بٹ، مڈوائف4-BPSگوجرانوالہ

8۔ عطامحمد، نائب قاصد02-BPSڈومیسائل گوجرانوالہ

9۔ سکندر علی سویپر،1-BPS ڈومیسائل گوجرانوالہ

10۔ محمد ریاض، چوکیدار،1-BPS ڈومیسائل گوجرانوالہ

(د) متذکرہ سالوں کے دوران فراہم کی گئی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2007۔08	18,21,638/۔روپے
2008۔09	19,04,829/۔روپے

(ہ) مذکورہ سالوں کے دوران فراہم کی گئی ادویات کی مالیت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2007۔08	3,00,000/۔روپے
2008۔09	3,45,450/۔روپے

(و) ایگزامینیشن کاؤچ، سیٹتھوسکوپ، ڈیلوری ٹیبل، سرجیکل لائیٹ، سرجیکل آلات ، سرجیکل ٹیبل، بی پی آپریٹس، سٹریچر، فٹ سکر، آکسیجن سیلنڈر، وہیل چیئر ، سٹرئیلائزر، ENTکٹ، ایکسرے ویور، باتھ روم سکیل، سپرے پمپ، آٹو کلیو۔

(ز) اس BHU میں روزانہ تقریباً70۔60مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب2مارچ2012)</u>

صوبہ کے ہسپتالوں میں انسنریٹر فراہم کرنے کی تفصیلات

*4648: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے صوبہ میں صرف ایک Incinerator ہے جو کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں ہے؟

(ب) کیا حکومت صوبہ کے دیگر ہسپتالوں کو Incinerator فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس وقت لاہور میں چلڈرن ہسپتال میں Hospital waste کو تلف کرنے کیلئے incinerator کام کر رہا ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی ایک عدد incinerator شالامار ہسپتال میں نصب ہے۔ لاہور کے تمام ہسپتالوں کا Waste ان دو ہسپتالوں کے incinerator میں disposal کیلئے بھجوایا جاتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے مرکزی حکومت کے تعاون سے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت 19 اضلاع میں incinerator نصب کر دیئے ہیں۔ جن میں سے 17 اضلاع میں یہ incinerator کام کر رہے ہیں۔ مزید برآں حکومت پنجاب کے پاس مزید 17 ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں incinerator نصب کرنے کیلئے فنڈز موجود ہیں اور انکی تنصیب کیلئے ہنگامی بنیادوں پر کام ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)

پنجاب میں غیر معیاری کھانے پینے کی اشیاء کی فروخت روکنے کی تفصیلات

*4795: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں غیر معیاری کھانے پینے کی اشیاء کی فروخت روکنے کے لئے فوڈ انسپکٹرز کی تعداد کتنی ہے، کیا یہ تمام فوڈ انسپکٹرز مطلوبہ اہلیت کے مالک ہیں؟
(ب) کھانے پینے کی اشیاء کے معیار کو پرکھنے کے لئے صوبہ میں کتنی لیبارٹریز کام کر رہی ہیں کیا یہ ناکافی نہیں ہیں حکومت کب تک اور کہاں کہاں نئی لیبارٹریز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
(ج) پبلک اینالسٹ لیب عام طور پر کتنے دنوں میں بھیجے گئے سیمپل کے معیاری یا غیر معیاری ہونے کا تعین کر دیتی ہے اور کیا تمام رپورٹس کی ترسیل بروقت ہو جاتی ہے؟
(تاریخ وصولی 5 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب پیور فوڈ رولز 2011 کے تحت EDO(Health) ضلع بھر میں ان رولز کو Execute کرنے کیلئے Local Authority ہے۔ ان قوانین کے تحت EDO(Health) پر لازم ہے کہ وہ ہر پانچ لاکھ کی آبادی کیلئے کم از کم ایک فوڈ انسپکٹر بھرتی کرے۔ اس بھرتی کیلئے قوانین میں تعلیمی قابلیت و تجربہ بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) صوبہ میں تعینات فوڈ انسپکٹرز کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) حکومت پنجاب نے کھانے پینے کی اشیاء کے معیار کو پرکھنے کیلئے صوبہ بھر میں جدید طرز پر تعمیر کردہ لیبارٹریاں قائم کی ہیں، اس ضمن میں دو لیبارٹریاں، لاہور اور ملتان میں کام کر رہی ہیں۔ GPA لیبارٹری لاہور کو جدید بنیادوں پر استوار کرنے کا کام جاری ہے۔ رواں مالی سال میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ اس Up-gradation کیلئے 11.045 ملین روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ii) راولپنڈی، فیصل آباد اور بہاولپور سے بھی جدید GPA لیبارٹریز قائم کی جارہی ہیں۔ اس ضمن میں مختص کئے گئے، فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پیور فوڈ رولز 2011 کے رول نمبر (3)39 کے تحت پبلک اینالسٹ لیبارٹری سیمپل کو پروسس کر کے 40 دنوں میں متعلقہ اتھارٹی کو واپس بھجوا دینے کی پابند ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

<u>(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)</u>

<u>صوبہ میں مزید میڈیکل کالجز بنانے کی تفصیلات</u>

*4954: <u>چودھری ظہیر الدین خاں:</u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری میڈیکل کالجز کم ہونے کی وجہ سے ہر سال ہزاروں طلبا ڈاکٹر بننے سے محروم ہو رہے ہیں؟

(ب) صوبے میں کتنے سرکاری میڈیکل کالجز ہیں اور ان میں سیٹوں کی تعداد کتنی ہے نیز پرائیویٹ کالجز میں تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا مسئلے کو حل کرنے کے لئے مزید میڈیکل کالجز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ ہر سال ہزاروں طلباء Entry Test برائے داخلہ MBBS اور BDS میں شرکت کرتے ہیں اور سیٹوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے داخلوں سے رہ جاتے ہیں۔

(ب)صوبہ پنجاب میں 12 سرکاری میڈیکل کالجز ہیں جن میں ہر سال 3549 طلباء و طالبات داخلہ لیتے ہیں۔اسی طرح 16 پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں 2018 طلباء وطالبات داخلہ لیتے ہیں۔

(ج)پنجاب حکومت نے پچھلے سال صوبہ میں چار نئے میڈیکل کالجز کھولے ہیں۔اس کے علاوہ اور PGMI میں میڈیکل کالج PMDC سے منظور ہو چکا ہے۔ابھی مزید میڈیکل کالجز کھولنے کا پروگرام نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)

فزیو تھراپسٹ کی سروسز کو ریگولر کرنے کا مسئلہ

*5039: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں فزیو تھراپسٹ (Physiotherapist) کو ریگولر کرنے کے لئے کوئی آئینی باڈی موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی ایک جعلی فزیو تھراپسٹ معصوم شہریوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں؟

(ج) ان کوالیفائیڈ فزیو تھراپسٹ کے خاتمہ کے لئے اور کوالیفائیڈ فزیو تھراپسٹ کو رجسٹر کرنے اور اس شعبہ کو باقاعدہ Regulate کرنے کے لئے حکومت کون سے خصوصی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 4 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔حکومت پنجاب نے فزیو تھراپسٹ کے سروسز رولز بنائے ہوئے ہیں جس کے مطابق 90% فزیو تھراپسٹ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر بھرتی کئے جاتے ہیں۔اور 10% کوٹہ اسسٹنٹ فزیو تھراپسٹ کی پروموشن کے لئے رکھا گیا

ہے۔(سروسز رولز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)حکومت پنجاب نے محکمانہ کمیٹی (DPC)بنائی ہوئی ہے۔ جس میں ایڈیشنل سیکرٹری (ایڈمن) محکمہ صحت (چیئر مین)،ڈپٹی سیکرٹری (ریگولیشن)ایس اینڈجی اے ڈی (ممبر)اورڈپٹی سیکرٹری (ایڈمن) محکمہ صحت (ممبر)ہیں۔

(ب)درست نہ ہے۔صوبہ میں تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں کوالیفائیڈفزیو تھراپسٹ کام کر رہے ہیں جن کی تعلیم بی ایس سی (فزیو تھراپی) ہے۔

(ج) محکمہ صحت نے ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کے چیئر مین ڈاکٹر سعید الہی صاحب،ایم پی اے ہیں۔یہ ٹاسک فورس تمام نان کوالیفائیڈفزیو تھراپسٹ کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرنے کیلئے لائحہ عمل تشکیل دے رہی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 2مارچ2012)</u>

<u>لاہور میں غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کی تفصیلات</u>

*5066: <u>سیدہ بشریٰ نواز گردیزی</u>: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)کیایہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں متعدد غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ Testing لیبارٹریاں ہیں جن کے پاس نہ ضروری سامان ہے نہ عملہ بغیر لائسنس کے کام کر رہی ہیں اگر ہاں تو ایسی تمام لیبارٹریوں کے نام اور Location اور چلانے والوں کے نام پیشہ اور ماہانہ آمدنی کے متعلق ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب)لیبارٹری قائم کرنے کے لئے کس قانون کے تحت کون سی شرائط پوری کرناضروری ہیں؟

(ج)کیاحکومت مذکورہ نام نہاد لیبارٹریوں کو ختم کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی 25نومبر 2009تاریخ ترسیل 4جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کی تشکیل سے پہلے لیبارٹریز کو رجسٹرڈ ریگولیٹ کرنے کا کوئی قانون موجود نہ تھا۔اس لئے کسی لیبارٹری کی کوئی رجسٹریشن نہ کی جا سکتی تھی۔تاہم پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت اب تمام لیبارٹریز کو اس بات کا پابند بنایا جارہا ہے کہ وہ اپنی رجسٹریشن کروائیں۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے مطابق متعلقہ رولز، شرائط بنائے جارہے ہیں جن پر سختی سے عمل درآمد ہوگا۔

(ج) حکومت مذکورہ نام نہاد لیبارٹریوں کے قلع قمع کیلئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت سختی سے عمل درآمد کروائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 2مارچ 2012)

کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں مالی بے ضابطگیوں کی تفصیلات

*5080: چودھری شہباز احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں 2005 سے 2009 تک ایم ایس کون تھے،ان کے ناموں سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) کیا 09-2008 کے دوران مذکورہ ہسپتال میں مالی بے ضابطگیوں کے کیس سامنے آئے تھے؟

(ج) کیا ان مالی بے ضابطگیوں میں ملوث اہلکاران وافسران بشمول ڈاکٹر حضرات کے خلاف محکمانہ کارروائی کے علاوہ محکمہ انٹی کرپشن میں بھی کیس کا اندراج کروایا گیا تھا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں الزام ثابت ہونے کے بعد اہلکاران بشمول ڈاکٹر حضرات کی گرفتاری عمل میں لائی گئی تھی؟

(ہ) کیا محکمہ صحت کی جانب سے بھی پیڈا ایکٹ کے تحت ان کرپٹ ملازمین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 25 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں 2005 سے 2009 تک مندرجہ ذیل ایم ایس تعینات رہے۔

نام ایم ایس	عرصہ تعیناتی
ڈاکٹر شفاقت علی	11-12-2004تا04-05-2006
ڈاکٹر محمد افضل	04-05-2006تا30-07-2007
ڈاکٹر افتخار احمد لکھمن	1-08-2007تا21-04-2008
ڈاکٹر مرزا فرخ حسین بیگ	21-04-2008تا31-05-2008
ڈاکٹر افتخار احمد لکھمن	31-05-2008تا20-05-2009
ڈاکٹر محبوب احمد پاشا	30-05-2009تا08-07-2009
ڈاکٹر مرزا فرخ حسین بیگ	09-07-2009تا28-10-2010

(ب) جی ہاں! 09-2008 کے دوران کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں مالی بے ضابطگیوں کا ایک کیس سامنے آیا تھا۔

(ج) جی ہاں! ان مالی بے ضابطگیوں میں ملوث اہلکاران افسران بشمول ڈاکٹر حضرات کے خلاف محکمانہ کارروائی کے علاوہ اینٹی کرپشن میں بھی اس کا اندراج کیا گیا تھا۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کیس اندراج ہونے کے بعد اس میں ملوث اہلکاران بشمول ڈاکٹر حضرات کی گرفتاری عمل میں لائی گئی تھی۔

(ہ) جی ہاں! محکمہ صحت نے مجاز اتھارٹی کے حکم کے بعد پیڈا ایکٹ کے تحت انکوائری کی تھی اور الزام ثابت ہونے پر مجاز اتھارٹی نے پیڈا ایکٹ کے تحت گنہگار افراد کو سزائیں سنائی تھیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تفصیلات

*5084: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی عمارت کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی ہے؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے بیڈز و بلاکس پر مشتمل ہے؟

(ج) اس میں ڈاکٹر و دیگر سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں گریڈ وائز بتائیں؟

(د) کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں اور کب سے خالی ہیں، خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 25 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد کی تعمیر پر 772.002 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد 202 بیڈز اور ایک بلاک پر مشتمل ہے۔

(ج) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1095 ہے جن کی گریڈ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد میں 247 اسامیاں خالی ہیں۔(تفصیل ''ب'' ''ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بھرتی کا عمل جاری ہے اور جلد ہی یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 2مارچ 2012)

چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*5088:جناب عبدالوحید چودھری: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)چلڈرن ہاسپیٹل کمپلیکس ملتان کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی، آج تک اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی، کتنی عمارت تعمیر ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ب)اس ہسپتال کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ج)اس ہسپتال میں ڈاکٹرز کی اسامیاں گریڈ وائز کتنی ہیں؟

(د) کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے خالی ہیں؟

(ہ) کیاحکومت اس میں خالی اسامیاں پر کرنے کاارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف)چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان کی تعمیر 1998 میں شروع ہوئی تھی، دی چلڈرن ہسپتال اینڈ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان کی عمارت دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک سول ہسپتال کی پُرانی عمارت ہے جس کو مالی

سال 01۔2000 سے 04۔2003 تک 31.813 ملین روپے کی لاگت سے تزئین و آرائش کے بعد 150 بستروں کو چالو کر دیا گیا ہے۔ جبکہ مزید 150 بیڈز کا توسیعی منصوبہ

حکومت پنجاب سے بحوالہ چٹھی نمبری SO(Dev-I)36-4/2006(P-
(I) بتاریخ 08-08-18 منظور ہوا اور اس پر تعمیراتی کام 09-2008 میں شروع ہوا اور
اس پر مالی سال 12-2011 تک 235.563 ملین روپے کی رقم خرچ ہوئی۔

(ب) مذکورہ ہسپتال کو سال 08-2007 میں کل 211.286 ملین روپے فراہم کئے گئے جن میں سے 112.221 ملین روپے غیر ترقیاتی کاموں اور 99.065 ملین روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے۔ سال 09-2008 میں کل 164.384 ملین روپے فراہم کئے گئے جن میں سے 159.384 ملین روپے غیر ترقیاتی اور 5 ملین روپے ترقیاتی کاموں کے لئے فراہم کئے گئے۔

(ج) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز کی کل 122 اسامیاں منظور شدہ ہیں۔ گریڈ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز کی کل 12 اسامیاں خالی ہیں، گریڈ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) خالی اسامیوں پر ایڈہاک بنیادوں پر تقرری کیلئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں جیسے ہی کوئی موزوں امیدوار دستیاب ہوگا، خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)

چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان کو فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*5089: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) اس ہسپتال میں کتنے بیڈز ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں ایم ایس، اے ایم ایس اور ڈی ایم ایس کی کتنی اسامیاں ہیں ان پر کون کون ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں؟

(د)اس ہسپتال میں کس کس طبی مشینری کی ضرورت ہے؟

(ہ)اس ہسپتال کو کتنے بیڈز کی مزید ضرورت ہے؟

(و)اس ہسپتال میں کون کون سی Missing Facilities ہیں؟

(ز) کیا حکومت اس ہسپتال کی تمام Missing Facilities پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف)چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان کو مالی سال 08-2007 کے دوران کل 211.286 ملین روپے فراہم کئے گئے تھے جن میں سے 112.221 ملین روپے نان ڈویلپمنٹ اور 99.065 ملین روپے ڈویلپمنٹ کے لئے فراہم کئے گئے تھے۔مالی سال 09-2008 کے دوران کل 164.384 ملین روپے فراہم کئے گئے جن میں سے 159.384 ملین روپے نان ڈویلپمنٹ ہیڈ میں جبکہ 5.000 ملین روپے ڈویلپمنٹ کیلئے فراہم کئے گئے تھے۔

(ب) اس ہسپتال میں 150 بیڈز چالو ہیں اور 150 بیڈز کا توسیعی منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے جو کہ تین سال تک مکمل ہو جائے گا۔

(ج) متذکرہ بالا ہسپتال میں ایم ایس اور ڈی ایم ایس کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایم ایس (بی ایس-19) کی ایک اسامی منظور شدہ ہے جس پر ڈاکٹر رانا آفتاب احمد خان کام کر رہے ہیں جبکہ اے ایم ایس کی سیٹ منظور شدہ نہ ہے۔ڈی ایم ایس (بی ایس-18) کی 3 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 1 اسامی خالی ہے جبکہ دو اسامیاں پُر ہیں جن پر ڈاکٹر محمد صدیق اور ڈاکٹر عبدالمجید گل فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(د) ہسپتال کیلئے درکار مشینری کی تفصیل ”الف“ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ہسپتال کو مزید 150 بیڈز کی ضرورت ہے جن کیلئے ایک منصوبہ سال 10-2009 میں منظور ہو چکا ہے جس کی کل مالیت 1367.732 ملین روپے ہے۔ منصوبہ پر کام بھی شروع ہو چکا ہے جو کہ تین سال میں مکمل ہو جائے گا۔

(و) اس ہسپتال میں درج ذیل Missing Facilities ہیں۔

(i) OPD Service Department Block

ii) Consultant Chambers

(iii) Prevention Pediatric Department Block

(iv) Patients Waiting Lodge

(V) Thalassemia centre & Blood Bank

(VI) Trainee/doctor hostel vii) Nursing Hostel

(Viii) Residence of Gazetted and Non-Gazetted Staff

(ix)Nursing School (x) Para Medical School (xi) Nursing Vans

(xii)Patients Attendant Motel (xiii) Parking Areas

(xiv)Security Services Infrastructure (xv) Expansion of Emergency Block Building/Human Resources/Logistics/ Purchase of Land.

(ز) جی ہاں! حکومت چلڈرن ہسپتال ملتان کی تمام باقی ماندہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن پر مالی وسائل کی دستیابی پر مرحلہ وار کام شروع کیا جائیگا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)</u>

سال2009، پنجاب کے ہسپتالوں میں ایئر کنڈیشنز و جنریٹر لگانے کی تفصیلات

*5186: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت نے سال2009 کے دوران پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں تقریباً2ارب روپے کی لاگت سے8029ایئر کنڈیشنز زاور184 جنریٹرز نصب کئے؟

(ب) لاہور کے کن کن ہسپتالوں میں سال2009 کے دوران ایئر کنڈیشنز زاور جنریٹرز نصب کئے، ہسپتالوں کے نام بتائے جائیں؟

(تاریخ وصولی11 دسمبر2009تاریخ ترسیل22جنوری2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں8220ائیر کنڈیشنز زاور201 جنریٹرز نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) لاہور کے مندرجہ ذیل سرکاری ہسپتالوں بشمولDHQاورTHQ ہسپتالوں میں حکومت پنجاب کی طرف سے ائیر کنڈیشنز زاور جنریٹرز نصب کر دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میو ہسپتال، سر گنگا رام ہسپتال، جناح ہسپتال، لاہور جنرل ہسپتال، سروسز ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لیڈی ولنگڈن ہسپتال، لیڈی ایچی سن ہسپتال، ڈینٹل ہسپتال، مینٹل ہسپتال،DHQ-I میاں منشی ہسپتال،DHQ-II کوٹ خواجہ سعید ہسپتال اورTHQ ہسپتال مزنگ

(تاریخ وصولی جواب18اکتوبر2011)

<u>چک نمبر 254، ایچ ایل، فورٹ عباس رورل ہیلتھ سنٹر کی تفصیلات</u>

*5193: <u>محترمہ ثمینہ نوید</u>: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیایہ درست ہے کہ چک نمبر 254ایچ ایل میر گڑھ چولستان تحصیل فورٹ عباس میں ایک بلڈنگ برائے رورل ہیلتھ سنٹر چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے تعمیر کیا تھا جسے محکمہ صحت نے اپنی تحویل میں بھی لے لیا تھااوراس میں عملہ تعینات ہوا مگر نامکمل ؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر میں عملہ مکمل نہ ہونے کیوجہ سے اہل دیہہ کو دور دراز کاسفر کرکے علاج معالجہ کے لئے فورٹ عباس جانا پڑتا ہے ؟

(ج) محکمہ صحت نے مذکورہ سنٹر پر جو عملہ تعینات کیاہے اسکی تعداد کیااور کس کس سکیل میں تعینات ہے ؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تومذکورہ سنٹر میں محکمہ عملہ پورا کرنے اوراسے حاضر رہنے کا پابند کرنے کو تیار ہے توکب تک نہیں تووجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی 12دسمبر 2009تاریخ ترسیل 16جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) چک نمبر 254ایل ایچ یونین کونسل قلعہ میر گڑھ چولستان تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے ایک بلڈنگ برائے بنیادی مرکز صحت تعمیر کی ہے۔رورل ہیلتھ سینٹر نہیں۔یہ بلڈنگ آج تک محکمہ صحت کی تحویل میں نہ دی گئی ہے۔ جہاں تک عملہ کا تعلق ہے تو وہاں کے عوام کو طبی سہولت پہنچانے کیلئے محکمہ صحت ضلعی حکومت بہاولنگر نے ایک ڈسپنسر اورایک سینٹری پٹرول جنرل ڈیوٹی پر مامور کیاگیاہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ دوردراز کاسفر طے کرنا پڑتاہے۔چک نمبر 254/HL تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سے صرف 8کلومیٹر کی مسافت پرہے اور برلب پختہ سڑک ہے۔

(ج) محکمہ صحت نے ایک ڈسپنسر سکیل نمبر 6 اور ایک سینٹری پٹرول سکیل نمبر 1 عارضی طور پر جنرل ڈیوٹی پر تعینات کیا ہوا ہے۔

(د) چونکہ جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے اس لئے محکمہ صحت ضلع بہاولنگر عملہ پورا نہیں کر سکتا۔ گزارش ہے کہ جونہی مذکورہ BHU باضابطہ طور پر ضلعی حکومت محکمہ صحت بہاولنگر کی تحویل میں دیا گیا تو عملہ کی منظوری کیلئے کارروائی کی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 2 مارچ 2012)

ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کی تفصیلات

*5205: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کی عمارت کب تعمیر ہوئی؟

(ب) مذکورہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں گریڈ وائز بتائیں؟

(د) خالی اسامیوں کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اس ہسپتال میں مریضوں کے لئے کتنے بیڈز ہیں یہ بیڈز کب خرید کئے گئے تھے اس وقت کتنے بیڈز صحیح حالت میں اور کتنے ناقابل استعمال ہیں؟

(و) اس ہسپتال میں کتنی ایمبولینس، ایکسرے مشین اور دیگر کون کون سی طبی مشینری ہے اس میں کون کون سی کب سے خراب ہے؟

(ز) اس ہسپتال میں Missing Facilities کا جائزہ لیا گیا ہے اگر ہاں تو حکومت کب تک اس کی یہ Missing Facilities مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف)ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال کی عمارت 1960ء میں تعمیر ہوئی۔

(ب)مذکورہ ہسپتال 438 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ج)ہسپتال ہذا میں ڈاکٹرز کی کل منظور شدہ اسامیاں 94 ہیں جب کہ پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں 354 ہیں۔ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)ڈاکٹروں کی اسامیاں جلد از جلد پر کرنے کیلئے واک ان انٹرویو کے ذریعے مقامی سطح پر بھرتی ہوتی ہے اور مناسب اہلیت رکھنے والے خواہش مند ڈاکٹروں کو فوری طور پر تعینات کیا جاتا ہے، تاہم بعض اوقات مناسب امیدوار نہ ملنے یا ڈاکٹروں کے اپلائی نہ کرنے کی وجہ سے خالی اسامیاں پُر کرنے میں کچھ وقت زیادہ لگ جاتا ہے۔ حکومت کی بھرپور کوشش سے بھرتی کا عمل مستقل بنیادوں پر جاری رکھا جاتا ہے، جب تک کہ تمام خالی اسامیاں مناسب اہلیت والے ڈاکٹروں سے پُر ہو جائیں۔

(ہ)250 بیڈز 2009 میں خریدے گئے تھے جبکہ تقریباً 400 بیڈز 1960ء تا 1983ء میں خریدے گئے۔ مزید 200 بیڈز خریدنے سے تمام بیڈز نئے ہو جائیں گے۔

(و)دو نئی ایمبولینس ہیں۔ ایک نئی ڈیجیٹل ایکسرے 500 مشین لگادی ہے۔ جبکہ تین پرانی کام کررہی ہیں۔ طبی مشینری کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز)Missing Facilities مہیا کرنے کے لیے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ اس ہسپتال میں طبی مشینری کو ترجیحی بنیادوں پر ٹھیک کروایا جارہا ہے۔ جو مشینری خراب ہوچکی ہے اس کی جگہ نئی لگائی جارہی ہے۔ حال ہی میں نئی ڈیجیٹل ایکسرے مشین لگادی ہے۔ آپریشن تھیٹر ٹیبل اور جدید انستھزیا مشین بھی لگادی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 10 فروری 2010)</u>

لاہور-پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5272: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں سکیل 1 تا 16 کے ملازمین تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں کتنے ایسے ملازمین ہیں جو تین سال سے زائد عرصہ سے اس ہسپتال میں تعینات ہیں؟

(ج) 2004 سے 2006 تک (گریڈ 1 تا 16) کے کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے، ان کے نام وعہدہ سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ تمام بھرتیاں میرٹ پر ہوئیں میرٹ کا Criteria کیا تھا ان کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا اگر ہاں تو اشتہار کی کاپی لف کریں؟

(تاریخ وصولی 22 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں سکیل 1 تا سکیل 16 کے ملازمین کی تعداد 90 ہے۔

(ب) تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات ملازمین کی تعداد 65 ہے۔

(ج) 2004 سے 2006 تک ہسپتال ہذا میں گریڈ 1 تا گریڈ 16 میں کل 9 ملازم بھرتی کئے گئے جن کے نام اور عہدہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ
1	وسیم احمد	جنرل ڈیوٹی مکینک
2	عامر دلاور	جونیئر کلرک
3	فرحان افضل خان	سٹور کیپر
4	معظم رضا	سٹور کیپر
5	عبدالوحید	وارڈ اٹنڈنٹ

6	حافظ آصف اعجاز	وارڈ اٹنڈنٹ
7	کاشف حسین	لیب اٹنڈنٹ
8	ذیشان محمود	لیکچر تھیٹر اٹنڈنٹ
9	شوکت علی	او۔ٹی۔اے

(د) تمام بھرتیاں میرٹ پر ہوئیں۔ Criteria اور اشتہار کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

لاہور۔پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں ایکسرے و دیگر مشینری کی تفصیلات

*5273: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں ایکسرے و دیگر کون کونسی مشینری موجود ہے یہ کب خرید کی گئی؟

(ب) یہ مشینری کتنی لاگت سے خریدی گئی اور اب کس حالت میں ہے، علیحدہ علیحدہ مشینری وائز لاگت و حالت سے آگاہ کریں؟

(ج) اس طبی مشینری کو 2006 سے اب تک کتنی بار مرمت کروایا گیا اور اس پر کتنا خرچہ آیا مشینری وائز خرچہ سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اس وقت کتنے طبی آلات جراحی و دیگر مشینری خراب حالت میں ہیں ان کو کب تک مرمت کروالیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 22 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) ہسپتال ہذا میں خریدی گئی مشینری کی قیمت خرید و تاریخ خرید کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اس مشینری کی کل لاگت تقریباً چار کروڑ اسی لاکھ روپے ہے۔ تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)سالانہ مرمت کی گئی تھی اور خرچہ کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)15تا20 سال پہلے خریدے گئے 91 ڈینٹل یونٹس میں سے چھ ڈینٹل یونٹ گورنمنٹ میڈیکل اکوپیمنٹ ریپئر ورکشاپ کی وساطت سے مرمت ہو چکے ہیں۔

چھ ڈینٹل یونٹس کی مرمت کی ریکوزیشن گورنمنٹ میڈیکل ورکشاپ سے موصول ہو چکی ہے جس پر کام جاری ہے۔ موجودہ بجٹ کی پرووژن وڈیلیگیشن آف فنانشل پاور 2006 کی لمیٹیشن میں بوقت ضرورت اکوپیمنٹ کی سالانہ ریپئر و مینٹیننس کا کام ہوتا رہتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اکتوبر 2011)

لاہور۔ پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*5279: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں روزانہ کتنے مریض چیک اپ کیلئے آتے ہیں ان پر روزانہ اندازاً کتنے اخراجات ہوتے ہیں، آگاہ کریں؟

(ب)09۔2008 اور 10۔2009 میں مذکورہ ہسپتال کو کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، مدوائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج)مذکورہ بالا عرصہ میں کتنے مریضوں کو مفت دوائیاں فراہم کی گئیں؟

(د)مذکورہ عرصہ میں دوائیوں کیلئے کل کتنا بجٹ تھا، اس میں سے کتنا خرچ ہوا اور کتنا Lapse ہو گیا، آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 22 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں روزانہ 300تا400مریض چیک اپ کے لئے آتے ہیں اوران پر روزانہ تقریباً بتیس ہزار روپے خرچ ہوتا ہے۔

(ب)09۔2008 میں دوائیوں اور ڈینٹل مٹیریل کا بجٹ مبلغ پچاس لاکھ روپے تھا جبکہ جنوری2009 میں سپلیمنٹری بجٹ کے طور پر مبلغ پچیس لاکھ روپے اور اپریل 2009 میں مبلغ ایک کروڑ پچیس لاکھ ستر ہزار روپے کے فنڈز فراہم کے گئے ہیں۔

(ج) تمام مریضوں کے لئے ادویات بلامعاوضہ فراہم کی جاتی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال2009 میں سرکاری ملازمین جن کا علاج کیا گیا۔4792

سال2009 میں سرکاری ملازمین کے علاوہ باقی مریض جن کا علاج کیا گیا۔4193

(د)09۔2008 میں ڈینٹل مٹیریل / دوائیوں کا ریگولر بجٹ مبلغ پچاس لاکھ روپے تھا جبکہ سپلیمنٹری بجٹ کے طور پر جنوری2009 میں مزید مبلغ پچیس لاکھ روپے اور اپریل 2009 میں سپیشل فنڈز ایک کروڑ پچیس لاکھ ستر ہزار روپے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر مریضوں کو مفت علاج اور دوائیوں کے لئے دیئے گئے۔

سال10۔2009 میں ڈینٹل مٹیریل / دوائیوں کا ریگولر بجٹ پچانوے لاکھ روپے ہے۔

31۔01۔2010 تک چالیس لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور باقی بجٹ30 جون تک خرچ ہو جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب19اکتوبر2011)</u>

لاہور۔پنجاب ڈینٹل ہسپتال کی تزئین وآرائش اور مرمت و دیگر تفصیلات

*5280:ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گزشتہ پانچ سال میں پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کی تزئین وآرائش ومرمت کا کام کس ایم ایس / پروجیکٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی کے دوران کیا گیا؟

(ب) اس کی مرمت وتزئین وآرائش پر کل کتنا خرچہ آیا؟

(ج) کیا 2002 تا 2006 ہسپتال کا آڈٹ ہوا اگر ہوا تو اسکی رپورٹ سال وائز لف کریں؟

(د) کیا آڈٹ میں گھپلوں کی نشاندہی کی گئی اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا اس کی انکوائری ہوئی انکوائری میں کس کس کو کیا کیا سزا ہوئی، آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 22 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) گزشتہ پانچ سال میں پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کی تزئین وآرائش ومرمت کا کام درج ذیل ایم ایس / پروجیکٹ ڈائریکٹر کی زیر نگرانی ہوا۔

نام ایم ایس	دورانیہ
ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ	2004۔07۔1 تا 2005۔06۔30
ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ	2005۔07۔01 تا 2006۔05۔15
ڈاکٹر سہیل عباس خان	2006۔05۔16 تا 2006۔10۔26
ڈاکٹر شاہینہ نصرت	2006۔10۔27 تا 2007۔06۔30
ڈاکٹر شاہینہ نصرت	2007۔07۔01 تا 2008۔06۔30
ڈاکٹر شاہینہ نصرت	2008۔07۔01 تا 2008۔11۔27
ڈاکٹر عبدالستار اختر	2008۔11۔28 تا 2009۔03۔31
ڈاکٹر شاہینہ نصرت	2009۔04۔01 تا 2010۔01۔31

(ب)2004-07-1تا2010-1-31مبلغ تراسی لاکھ چھبیس ہزار چھ سو روپے (83,26,600) خرچہ آیا۔

(ج) جی ہاں! 2002تا2006 ہسپتال ہذا کا آڈٹ ہو چکا ہے جس کی سالانہ رپورٹ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 2002تا2006 کے دوران کسی قسم کی بھی گھپلوں کی نشاندہی نہیں ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اکتوبر 2011)

پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں انٹرنیشنل معیار کی طبی مشینری فراہم کرنے کی تفصیلات

*5284: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور ایشیا کا سب سے بڑا ہسپتال ہے؟

(ب) 2009-10 میں اس کیلئے کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں انٹرنیشنل ہسپتال کے معیار کی سہولتیں فراہم نہیں کی جا رہی ہیں؟

(د) انٹرنیشنل معیار کے مطابق ایسی کون کونسی مشینری ہے جو اس ہسپتال کو ابھی تک فراہم نہیں کی گئی اس مشینری کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت ہسپتال کیلئے مذکورہ بالا مشینری فوری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 22 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی نہیں! پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور، ایشیاء کا سب سے بڑا ہسپتال نہیں ہے۔

(ب) مالی سال 2009-10 کے دوران پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کے لئے نو کروڑ پچانوے لاکھ تئیس ہزار پانچ سو (9,95,23,500/-) روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(ج) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں انٹرنیشنل معیار کے مطابق سہولتیں مہیا کی جارہی ہیں۔
(د) (CAD-CAM) مشین ابھی تک دستیاب نہ ہے۔
(ہ) حکومت پنجاب بین الاقوامی معیار کا فاطمہ جناح انسٹی ٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز قائم کررہی ہے جس پر تیزی سے کام جاری ہے اس منصوبہ کی کل مالیت 3448.210 ملین روپے ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد مذکورہ بالا مشین مہیا کردی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 19 اکتوبر 2011)

سال 09-2008، پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کو رقم کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*5285: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) 09-2008 میں پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کیلئے کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟
(ب) اس میں سے کتنا بجٹ ڈاکٹرز، پروفیسرز کی تنخواہوں پر خرچ ہوا اور کتنا دیگر ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوا، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ج) کتنا بجٹ دوائیوں کیلئے رکھا گیا اور کتنی رقم سے طبی آلات جراحی خریدے گئے؟
(د) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ کون کونسی مشینری کو ٹھیک کروایا گیا اور اس پر کتنے اخراجات ہوئے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 22 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2010)

جواب

وزیر صحت
(الف) 09-2008 میں پنجاب ڈینٹل ہسپتال کو کل 8 کروڑ، 18 لاکھ 80 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔
(ب) اس میں سے ایک کروڑ 6 لاکھ 37 ہزار 603 روپے ڈاکٹروں کی تنخواہوں پر جب کہ دیگر ملازمین کی تنخواہوں پر ایک کروڑ 36 لاکھ 18 ہزار 322 روپے خرچ ہوئے جب کہ پروفیسرز حضرات اپنی تنخواہ ڈی ماؤنٹ مورنسی کالج آف ڈینٹسٹری کے بجٹ سے لیتے ہیں۔

(ج) 09-2008 میں دوائیوں اور ڈینٹل میٹریل کے لئے مبلغ 50لاکھ روپے مختص کئے گئے۔ جبکہ 1کروڑ 78لاکھ 59ہزار 132روپے کے طبی آلات جراحی خریدے گئے تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس دوران ڈینٹل یونٹ، ائیر کمپریسر، ائیر کنڈیشنز، آفس مشینری اور دیگر آلات کی مرمت پر 4لاکھ 97ہزار روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19اکتوبر 2011)

لاہور-پی پی 144 میں غیر رجسٹرڈ ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***5474: جناب وسیم قادر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 144 لاہور میں بہت سے پرائیویٹ ہسپتال بن چکے ہیں ان میں اکثر رجسٹرڈ نہ ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پی پی 144 کے ان پرائیویٹ ہسپتالوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو رجسٹرڈ نہیں اور ان میں علاج مناسب فیس پر نہ کرنے اور ایم بی ایس پاس ڈاکٹر نہ رکھتے ہیں نیز حکومت اس حلقے میں ہسپتال تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 5جنوری 2010 تاریخ ترسیل 9مارچ 2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! پی پی 144 لاہور میں اس وقت 5 پرائیویٹ ہسپتال بن چکے ہیں۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کی تشکیل سے پہلے پرائیویٹ ہسپتالوں کو رجسٹرڈ ریگولیٹ کرنے کا کوئی قانون موجود نہ تھا۔ اس لئے کسی بھی پرائیویٹ ہسپتال کی کوئی رجسٹریشن نہ کی جا سکتی تھی۔ تاہم پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت اب تمام پرائیویٹ ہسپتالوں کو اس بات کا پابند بنایا جا رہا ہے کہ وہ اپنی رجسٹریشن کروائیں۔ حکومت اس حلقہ میں فی الحال کوئی نیا ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2مارچ 2012)

سال2009، پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں ایئرکنڈیشنرز وجنریٹرز نصب کرنے کی تفصیلات

5535*: جناب وسیم قادر : کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال2009 کے دوران پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کے جنرل وارڈز میں کتنے ایئرکنڈیشنرز اور جنریٹرز نصب کئے گئے ؟

(ب) ان جنریٹرز پر کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے ؟

(تاریخ وصولی 8جنوری2010 تاریخ ترسیل 9مارچ2010)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کے جنرل وارڈز وغیرہ کے لئے 8220 ایئرکنڈیشنرز اور 201 جنریٹرز نصب کئے گئے۔

(ب) ان ائیرکنڈیشنرز اور جنریٹرز کے خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	AC	Generators
ٹیچنگ ہسپتال وخصوصی ہسپتال	568.904 ملین روپے	655.475 ملین روپے
ڈسٹرکٹ وتحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال	400.869 ملین روپے	406.787 ملین روپے
ٹوٹل خرچہ	969.773 ملین روپے	1062.262 ملین روپے
دونوں کا کل خرچہ	2032.035 ملین روپے	

(تاریخ وصولی جواب 19اکتوبر2011)

لاہور
3مارچ2012

ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ
قائم مقام سیکرٹری

بروز پیر 5 مارچ 2012 محکمہ صحت کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب محمد نوید انجم	2557۔2556
2	محترمہ نگہت ناصر شیخ	3464۔3150
3	سردار خالد سلیم بھٹی	3917۔3910
4	چودھری محمد اسداللہ	4000۔3999
5	محترمہ سیمل کامران	4056۔4055
6	خواجہ محمد اسلام	5084۔4062
7	رانا آصف محمود	4069
8	محترمہ خدیجہ عمر	4317
9	انجینیر قمرالاسلام راجہ	4795۔4610
10	ڈاکٹر محمد اشرف چوہان	4648۔4630
11	چودھری ظہیر الدین خاں	4954
12	ڈاکٹر سامیہ امجد	5039
13	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی	5066
14	چودھری شہباز احمد	5080
15	جناب عبدالوحید چودھری	5089۔5088
16	محترمہ راحیلہ خادم حسین	5186
17	محترمہ ثمینہ نوید	5193
18	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	5205
19	جناب علی حیدر نور خان نیازی	5273۔5272

5280۔5279	ملک محمد عامر ڈوگر	20
5285۔5284	محترمہ مائزہ حمید	21
5535۔5474	جناب وسیم قادر	22